باب۔12

عالم مثال

Supernatural World

- **عالم مثال :**

عالم ارواح کے بعد عالمِ مثال ہے۔ عالمِ ارواح، صورت شکل سے پاک ہے۔ عالم مثال کمالاتِ روح کے ساتھ ساتھ رنگ و بو اور صورت شکل بھی رکھتا ہے۔ عالمِ مثال میں زمانہ اور وزن نہیں ہوتا، صرف صورت و شکل ہوتی ہے۔ اس مرتبہ میں، معانی یاSupernatural Thingsصورت لے لیتے ہیں۔ بلکہ ایسی قوت کے ساتھ اجاگر ہوتے ہیں کہ عالمِ شہادت یعنی Material World کے لوگوں کو بھی دکھائی دینے لگتے ہیں۔ جیسے، فرشتوں کا آدمیوں کی شکل میں موجود ہو کر نظر آنا۔

عالمِ مثال میں چیزیں مناسب صورت میں متشکل ہو کر ظاہر ہوتی ہیں۔ جیسے علم دودھ کی شکل میں، بخار ایک بکھرے ہوئے بالوں والی سیاہ فام عورت کی شکل میں، زانی مردمُردار خور کی صورت میں، سخت بیماری بھینس اور ہاتھی کی صورت میں، موذی آدمی مچھر کی شکل میں، دولت سانپ کی شکل میں، مکار شخص لومڑی کی شکل میں، چور کوّے کی صورت میں، اور کمزور ایمان ضعیف آدمی کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے معانی یعنیMysticalاور علویات یعنی Celestials کو بھی خیال کیا جاسکتا ہے۔

خیال دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک، خیالِ متصل ہے۔ یہ ہمارا بے منشا، بے اصل، اختراعی اور من گھڑت خیال ہے۔ دوسرا، خیالِ منفصل ہے۔ یہ عالم کا بامنشا، حقیقی اور صحیح خیال ہے۔ اسی خیالِ منفصل کو عالمِ مثال کہتے ہیں۔ عالمِ مثال میں صورتیں، ارواح اور اس کے اوپر کے مراتب سے بھی آتی ہیں اور عالمِ شہادت اور اس کے نیچے کے مراتب سے بھی آتی ہیں۔ بعض دفعہ خیال یا مثال، قوی ہو کر عالم شہادت میں بھی محسوس ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ دوسروں کو بھی نظر آ جاتا ہے۔ عالمِ شہادت میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ عالم کے خیال یعنی عالمِ مثال سے آ رہا ہے۔ خیالِ انسانی کو عالمِ مثال سے ایک ربط اور تعلق ہوتا ہے۔ گویا کہ خیال سے ایک روشندان عالمِ مثال میں کھلتا ہے۔ جس سے انسان عالمِ مثال میں جو کچھ ہے، خواہ وہ ماضی ہو یا مستقبل، ملاحظہ و مطالعہ کرتا ہے۔

Siddiqui Publications

واضح ہو کہ اگر کوئی اپنے خیال کو پوری طرح قائم کر سکے، یعنی Fully Concentrate کر لے، تو اس پر ایک لطیف عالم کھل سکتا ہے جس کا نام عالمِ مثال ہے۔ اس میں صورت شکل بالکل ایسی رہتی ہے جیسی عالمِ شہادت میں۔ مگر چوں کہ عالمِ مثال، وقت کا تابع نہیں لہٰذا آنے جانے میں کچھ دیر نہیں لگتی۔ وساوس کا بند ہو جانا، ایک نقطہ پر خیال کا قائم ہونا، ایک بڑی نعمت ہے۔ جمع ہمت، قوتِ ارادی کو کام میں لگانا، دفع خطرات کرنا، طہارتِ ظاہری و باطنی کا قائم کرنا، ارواح کی طرف توجہ کرنا، مناسب اسمائے الٰہیہ کی مدد لینا، کثرتِ اوراد کرنا، روشنی اور شور و غل سے بچنا، استاد یا شیخ کا توجہ کرنا اور اپنی قوتِ ارادی سے طالب کو قوت دینا، یہ سب عالمِ مثال کے کھلنے میں مدد دیتے ہیں۔ الغرض، خواہشاتِ انسانی جس قدر ترک کر دیئے جائیں گے اسی قدر عالمِ مثال کے کھلنے میں سہولت ہوتی ہے۔ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ، یعنی جس نے کان جھکایا اور اس کا دل حاضر ہے، (ق:۳۷)۔ اس آیتِ شریفہ میں عالمِ مثال و خیال کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اس کے استعمال کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

یاد رہے کہ سب سے پہلے عالمِ ارواح ہے، اس کے بعد عالمِ مثال، پھر عالمِ شہادت۔ عالمِ شہادت میں وزن، زمانہ اور صورت و شکل ہوتی ہے۔ عالمِ مثال میں زمانہ اور وزن نہیں ہوتا، صرف صورت و شکل ہوتی ہے۔ عالمِ ارواح صورت شکل سے بھی پاک ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لیے اس کی مثال اس طرح دی جا سکتی ہے کہ ایک صاحب جن کا نام زید ہے ہمارے سامنے بیٹھے ہیں، یہ 'عالمِ شہادت' ہے ---زید نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا اور وہاں خوشی و رنج کا احساس بھی کیا، یہ 'عالمِ مثال' ہے ---پھر زید نے خواب میں خود کو کبھی مرد دیکھا، کبھی عورت، کبھی بچہ تو کبھی بوڑھا۔ تو معلوم ہوا کہ ان کی ذات، عورت پن، مرد پن اور عمر وغیرہ سے پاک ہے۔ یہ 'ارواح کا مرتبہ' ہے۔